ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

وحید رزاق

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ براہوی، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

مولانا عبدالمجید چوتوئی کی براہوئی دینی شاعری: ایک جائزہ

Waheed Razzaq*
Assistant Professor, Department of Brahui, University of Balochistan, Quetta.
***Corresponding Author:** waheed24@gmail.com

Religious Brahui Poetry of Maulana Abdul Majeed Chautio An Overview

ABSTRACT
The first religious and literary institution that played an outstanding role in the development of the Brahui language and literature was Maktaba-e-Durkhani, founded by Moulana Muhammad Fazil Durkhani. It produced several scholars who, during the colonial period, actively resisted Christian missionaries. Hundreds of students graduated from here and started serving religion and language in their rspective areas. All this happened at a time when the subcontinent was under the control of the British, and the condition of Muslims in the subcontinent was very bad. Maulana Muhammad Fazil Durkhani was the first who founded a seminary and school that paid special attention to religious education as well as the publication of religious books in the Brahui and Balochi languages. Thus, numerous scholars of the Darkhani School of thought have rendered valuable services in this regard, but the position achieved by Maulana Nabo Jan Qalandrani and then his son Maulana Abdul Majeed Choutoi in Brahui literature, especially in poetry, belongs to no other poet. This article sheds light on Moulana Abdul Majeed Choutoi's Brahui religious poetry in detail.

Key Words: *Brahui, Maktaba Durkhani, Religious Poetry, Moulana Abdul Majeed Choutoi.*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

تعارف واہمیت

براہوئی زبان وادب کی ترقی وترویج اور اِسے ابتدائی فروغ دینے میں جو ادارہ ہمیں سب سے پیش پیش نظر آتا ہے وہ مکتبہ درخانی ہے۔ جس کی بنیاد مولانا محمد فاضل درخانی نے رکھی۔ اس ادارے نے بے شمار علماء کو جنم دیا۔ جنھوں نے براہوئی اور بلوچی دونوں زبانوں کے لیے بیش بہا خدمات سر انجام دہیں۔ سینکڑوں طلباء یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر اپنے اپنے علاقوں میں دین وزبان کی خدمت سر انجام دینے لگے۔ یہ سب کچھ ایک ایسے وقت میں ہوا جب برصغیر سمیت پورے دنیا میں مسلمانوں کی حالت انتہائی ابتر تھی اکثر مسلمان ممالک براہ رست یا بلواسطہ انگریزوں کے قبضہ اختیار میں چلے گئے تھے یہاں تک کے سلطنت برطانیہ کا سورج پورے دن میں غروب ہی نہیں ہوتا تھا۔ لیکن جب انگریزوں نے ان ممالک میں رہنے والے لوگوں کی دینی معاملات میں دخل اندازی شروع کی تو مسلمانوں کی حالت اور زیادہ غیر ہوگئی۔ انگریزوں نے مشنریز کے زریعے لوگوں کو عیسائی بنانے کا کام شروع کر دیا تاکہ ان ممالک پر اُنکا کنٹرول اور زیادہ مستحکم اور دیرپا ہو۔

بلوچستان پر انگریزوں کا اثر ورسوخ اُس وقت کے بعد زیادہ ہوا جب ۱۸۳۹ء میں خان قلات میر محراب خان انگریزوں سے لڑتے ہوتے شہید ہوگئے۔ بلوچستان ایک وسیع و عریض علاقہ ہے اسی وجہ سے اُس زمانے میں یہاں شرح خواندگی نہ ہونے کے برابر تھی جس کی وجہ سے انگریز یہ سمجھ بیٹے کہ بلوچستان کے لوگ سادہ اور ان پڑھ ہیں لہذا انھیں آسانی کے ساتھ دین اسلام سے منحرف کر کے عیسائی بنایا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اُنھوں نے یہا ں مشن اسکول کھولے، مشن ہسپتال بنوائے۔ جہاں سے انہوں نے عیسایت کی تبلیغ شروع کی اسی مقصد کی خاطر انھوں نے اپنے مذہبی کتاب انجیل کے مختلف ابواب کو براہوئی اور بلوچی دونوں زبانوں میں ترجمہ کروا کر مُفت تقسیم کرنا بھی شروع کر دیا۔ انگریزوں کے ان مضموم مقاصد کا ادراک سب سے پہلے مولانا محمد فاضل درخانی کو ہوا تو انہوں نے ایک مدرسے اور مکتبہ کہ بنیاد رکھی۔ جس نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی کُتب کی اشاعت پر بطور خاص توجہ دی۔ قرآن پاک کا ترجمہ کروا کر مفت تقسیم کیا گیا۔ چونکہ بلوچستان میں شرح خواندگی نہ ہونے کے برابر تھی لہذا مکتبہ درخانی کے علماء کو ایک ایسا طریقہ اختیار کرنا تھا جس سے لوگ ان کی تبلیغ اور پیغام کو زیادہ آسانی سے سمجھ سکیں۔ جس طرح علامہ اقبال نے عین اسی زمانے میں لوگوں کی اصلاح کے لیے شاعری کو اپنا زریعہ اظہار بنایا۔ اسی طرح مکتبہ درخانی کے علماء نے بھی منظوم شاعری کے زریعے لوگوں کو دین کے احکامات سمجھانے لگے۔ جس میں وہ بہت حد تک کامیاب بھی ہوئے کیونکہ اُن کے نصیحت آموز اشعار کچھ ہی سالوں میں بلوچستان کے ہر علاقے میں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

زبان زدے عام ہو گئے۔ مولانا ملک داد قلاتی کی کتاب" تحفۃ العجائب" پہلی کتاب ہے جو نصیحت آموز شاعری کی طرز پر ہمیں ملتی ہے۔ اسی وجہ سے مولانا نبو جان نے بعد میں تحفۃ العائب واپس شائع کروائی۔ مکتبہ درخانی کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی تحریر کرتے ہیں کہ:

> "مولانا محمد فاضل درخانی کی پیدائش ۱۸۲۲ء کے لگ بھگ ڈھاڈر میں ہوئی۔ اور انتقال ۱۹شوال ۱۸۶۹ء بروز منگل ہوا۔ آپ نے ہمایوں (نزد جیکب آباد) کے دینی مدرسے میں تعلیم پائی اور اس کے بانی مولانا عبدالغفور ہمایونی کے حلقہ درس میں شامل رہے۔ واپسی پر ڈھاڈر میں درخان کے مقام پر ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھی اور براہوئی کو تدریسی زبان قرار دیا۔ اس مدرسہ سے فارغ التحصیل طلباء نے براہوئی میں بے شمار کتابیں لکھیں۔ ۱۸۸۳ء میں آپ نے ایک اشاعتی مکتبہ درخانی کی بنیاد رکھی ۔ یہ ادارہ پون صدی تک براہوئی کتب کی اشاعت کا واحد مرکز تھا۔ اسکے زیر اہتمام ہزار کے قریب براہوئی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اس ادارے نے اگرچہ براہوئی لوک ادب کے تحفظ کی طرف کوئی قدم نہیں اٹھایا مگر عیسائیت کے پھیلنے کو روکنے کے لئے براہوئی میں مذہبی لٹریچر کا ذخیرہ پیدا کیا۔ مولانا محمد فاضل درخانی کے انتقال کے بعد مدرسہ درخوانی کا انتظام مولانا عبدالحئی کے سپرد ہوا۔ آپ نے درس و تدریس کے ساتھ کتب کی اشاعت کو بھی جاری رکھا۔ آپ نے ایک رسالہ نماز مترجم براہوئی تحریر کیا ہے۔[1]

۱۹۰۵ء میں انگریزوں نے عیسائیت کی تبلیغ کی غرض سے انجیل مقدس کی باب یوحنا اور بعد میں دیگر ابواب کے براہوئی میں ترجمے کئے اور بلوچستان کے لوگوں کو عیسائی بنانے کی خاطر اُن میں یہ تراجم مفت تقسیم کیے۔ جبکہ دوسری طرف لوگوں کو مرتد ہو کر عیسائی بننے اوراسلام سے منحرف ہونے سے محفوظ رکھنے کے لیے علماء نے کام کیا۔ اس مقصد کے لیے مکتبہ درخانی کے علماء نے بھی تراجم کا کام شروع کیا۔

مکتبہ درخانی سے فارغ التحصیل ہونے والے علامہ محمد عمر دین پوریؒ نے اپنے محترم اُستاد حضرت مولانا عبدالحئی درخانی کے کہنے پر عیسائی مشنریوں کی مذموم کوششوں کو روکنے کی خاطر کلام اللہ کا براہوئی زبان میں ترجمہ کر کے براہوئی قوم کو عیسائی بننے سے بچانے کا اہم فریضہ سرانجام دیکر بہت بڑا احسان فرمایا۔ آپ نے ۱۹۱۲ء میں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

قرآن پاک کے ترجمہ کا نہایت اہم کام شروع کیا اور ۱۹۱۴ء میں ترجمہ مکمل کر کے اسے ۱۹۱۶ء میں شائع کروایا۔ یہ قرآن پاک کا براہوئی میں پہلا ترجمہ ہے جو ۱۴۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

مکتبہ درخانی نے بہت سے علماء پیداء کیئے جیسا کہ مولانا محمد عمر دین پوری، مولانا میاں حضور بخش جتوئی ،مولانا عبداللہ درخانی، مولانا نبو جان قلندرانی، مولانا عبدالمجید چوتوئی، علامہ مولانا عبدالحئی درخانی، مولانا عبدالغفور درخانی، مولانا عبدالغفور ھمایونی، مولانا مراد علی، مولانا عبدالباقی درخانی، مولانا محمد عمر بنگلزئی، مولانا ابو بکر درخانی وغیرہ وغیرہ جنھوں نے براہوئی اور بلوچی میں کئی نایاب کتابیں لکھیں ہیں۔ انہی علماء میں مولانا نبو جان اور انکے فرزند مولانا عبدالمجید چوتوئی کے دینی اور ادبی خدمات کو بھی ایک خاص مقام حاصل ہے۔

مولانا عبدالمجید چوتوئی کا خاندانی پس منظر

مولانا عبدالمجید چوتوئی ایک تعلیم یافتہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے آپ کے والد مولانا نبو جان ایک عالم دین اور براہوئی زبان کے ممتاز شاعر تھے۔ مولانا عبدالمجید چوتوئی کے والد مولانا نبو جان ۱۲۶۷ھ بطابق ۱۸۵۱ء کو مستونگ سے پانچ کلومیٹر دور جنوب کی طرف کلی چوتو میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد رمضان تھا۔[۲] آپ کا تعلق قلندرانی قبیلہ سے تھا۔ آپ کو بچپن سے ہی دینی تعلیم کا بے حد شوق تھا۔ آپ نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد درس وتدریس کا کام شروع کیا۔ مولانا نبو جان نے براہوئی زبان کے پہلے شاعر مولانا ملک داد قلاتی کی کتاب— ،، تحفتہ العجائب،، کو ۱۹۰۵ء میں پہلی مرتبہ شائع کروایا۔ مولانا نبو جان کی تحریر کردہ کتابوں میں ،ناصح البلوچ، عمدۃ البیان، تحفۃ الغرائب بہت مشہور ہوئے۔ آپ کی کتاب عمدۃ البیان ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی، یہ کتاب ۲۶۹ اشعار پر مشتمل ہے۔ ناصح البلوچ نامی کتاب ۱۸۹۲ھ میں شائع ہوئی اس کتاب میں ۲۵۵ اشعار ہیں۔۔ مولانا نبو جان کی وفات ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۷ء کو ہوئی۔[۳]

مولانا عبدالمجید چوتوئی

مولانا عبدالمجید مستونگ سے تقریبا پانچ کلومیٹر دور چوتو نامی گاوں میں مولانا نبو جان کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم بھی براہوئی زبان کے ایک بہت بڑے عالم دین اور شاعر تھے۔ چوتو میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ چوتوئی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ مولانا عبدالمجید چوتوئی کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے براہوئی زبان کے ممتاز اسکالر ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی لکھتے ہیں کہ "آپ نے اپنی عمر اپنی تالیف " دُر المجید' 'میں جو

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

۱۳۲۷ہجری میں مکمل ہوئی چونتیس برس لکھی ہے اس طرح آپ کی تاریخ پیدائش ۱۲۹۳ہجری بمطابق ۱۸۶۷عیسوی کی ہے"۔(۴)

چونکہ آپ کے والد گرامی خود ایک مشہور عالم دین تھے اسی وجہ سے قرآن پاک اور کچھ ابتدائی فارسی کتابیں آپ نے اپنے والد صاحب سے گھر میں پڑھیں۔بعد میں مولانا محمد فاضل درخانی کے مدرسہ درخانی میں تحصیل علم کے لئے داخل ہوگئے اور تھوڑی ہی مدت میں اپنی قابلیت کے جوہر دکھانے لگے۔ آپ کو جلد احساس ہوا کہ دین کے سلسلے میں جو کچھ کر رہاہوں وہ ایک خاص حلقہ تک محدود ہے۔اور اس کام کو وسیع پیمانے پر چلانے کے لیے براہوئی زبان میں کتابوں کی اشاعت بہت ناگزیر ہے۔اس لئے انھوں نے براہوئی زبان میں کتابیں تصنیف و تالیف کرنا شروع کیں اور اسی کو ذریعہ تبلیغ اور خدمت دین بنایا۔

مولاناعبدالمجید کی مذہبی شاعری

مولاناعبدالمجید چوتوئی براہوئی زبان کے ایک اعلی پائے کے شاعر تھے۔اُن کی زیادہ تر شاعری ہمیں مذہبی ملتی ہے لیکن اس کے علاوہ انہوں نے کچھ عشقیہ اشعار بھی کہے ہیں۔براہوئی زبان کے علاوہ انہوں نے فارسی میں بھی شاعری کی ہے۔ان کی شاعری کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اپنی شاعری میں بہت عام فہم زبان استعمال کی اسی وجہ سے اُن کی شاعری اپنے زمانے میں مرددوں، عورتوں، بچوں بڑوں سب میں یکساں مقبول ہوئی اور یہاں تک کہ ابھی بھی کچھ عمر رسیدہ لوگوں کو ان کے اشعار زبانی یاد ہیں۔

مولاناعبدالمجید چوتوئی کی شاعری کا بنیادی مقصد تبلیغ اور لوگوں کو احکام الٰہی سے باخبر کرنا تھا جو کہ اس دور میں وقت کی سب سے اہم ضرورت تھی۔ چونکہ لوگ ناخواندہ تھے جس کی وجہ سے وہ دینی احکامات سے بھی بے خبر تھے۔انھیں ان دینی احکامات کے بارے میں سمجھانا علماء کا فرض تھا۔لہٰذا ان لوگوں تک اپنی بات کو پہنچانے کا سب سے کارگر اور آسان زریعہ شاعری تھا۔مولاناعبدالمجید چوتوئی نے بھی اسی طریقہ کو اپنایا چونکہ آپ خود ایک اعلیٰ پائے کے عالم دین تھے ساتھ ساتھ اللہ تعالی نے آپ کو شاعری کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔لہٰذا آپ نے لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے دینی شاعری کا سہارا لیا جس میں آپ کافی حد تک کامیاب ہوئے۔

مولاناعبدالمجید چوتوئی لوگوں کو توحید، روزہ، حج، زکوۃ اور نماز کی اہمیت اور طریقہ سمجھاتے ہوئے ایک جگہ کہتے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

ایمان اتہ خُدا اغا
اوڑان پد مصطفیٰ اغا
خیال کپہ نی گناہ غاہ
ایمان مرے سلامت
الپہ شریک خُدا تو
بے مِثل ءِیک تنہا تو
خوش مہ اونا ثناء تو
ایمان مرے سلامت (۵)

ترجمہ:

"اے لوگوں پہلے اللہ پر ایمان لاؤ۔ پھر محمد ﷺ پر ایمان لاؤ۔ گناہ کی طرف مائل مت ہو جاو۔ تاکہ تمہارا ایمان سلامت رہے۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراو، وہ تو بے مثل اور یکتا ہے۔ تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کر کے خوش ہو جاو تاکہ تمہارا ایمان سلامت رہے۔"

اسی طرح نماز کی اہمیت اور اُسے ادا کرنے کے حوالے سے لوگوں سے مُخاطب ہو کر مولانا عبدالمجید چوتوئی کہتے ہیں کہ۔

بشہ ایلم مفہ غافل
کرک فکرے نماز آتا
ارے دا فرض نے آ دوست
غم اے کُن نی نماز آتا

ترجمہ:

"اے میرے بھائی اُٹھو، غافل مت بنو بلکہ بے نماز لوگوں کی فکر کرو، کیونکہ اے دوست نماز تو فرض ہے۔ تم اپنے نماز کو ادا کرو۔"

اسی طرح لوگوں کو روزہ کی اہمیت، اُسکی فرضیت کے بارے میں مولانا کہتے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

فرض چابو ایلم روچہ ئِ
نی توتے کُنپہ روچہ ئِ
ساہان دوست چاروچہ ئِ
جنت جہے ناروچہ دار
داروچہ ناہر حکمتے
اوڑا خُدا انار حمتے
عیش اٹ کُنے ہر نعمتے
جنت جہے ناروچہ دار (۶)

ترجمہ:

"اے میرے بھائی روزہ کو فرض جانو، تم روزہ رکھو اور اسے مت توڑو بلکہ اپنے جان سے زیادہ روزہ کو جانو۔ اور اے روزہ دار تمہارا جگہ تو جنت ہے۔ تم روزے کی حکمت کو تو دیکھو کہ جس نے روزہ رکھا اس پر اللہ کا رحمت ہے وہ عیش کے ساتھ ہر نعمت کھاتا ہے۔ اے روزہ دار تمہارا جگہ تو جنت ہے"۔

جبکہ دوسری طرف جو شخص روزہ نہیں رکھتا اس کے بارے میں مولانا صاحب یوں کہتے ہیں۔

روچہ توپے سہ کُنیسہ بے خبر
ترس بفک نے آخرت نادر پدر
خیال کہ دنیاٹی اریس نی رہگزر
شرم بفک نے پاوہ نے ای روچہ خوار (۷)

ترجمہ:

"اے بے خبر تو روزہ نہیں رکھتا بلکہ کھا رہا ہے۔ کیا تمہیں اپنی آخرت کی فکر نہیں۔ تم تو دنیا میں ایک مسافر ہو۔ تم کو شرم نہیں آتی میں تو تمہیں روزہ خور کہتا ہوں"۔

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور یہ ہر صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ حج کی فرضیت اور اہمیت کے بارے میں مولانا عبدالمجید چوتوئی اپنے ایک شعر میں کہتے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

خف توبوجِ یٔ خُداوند فرض کرے
باٹغامالدارتادافرض ارے
نی کہ باور پاک کیک حج کُل گناہ
دُنکہ پیدالُمہ غان چامس چُناہ
دادنیاناچاردے نازندگی
کتویس حج نی خنوس شرمندگی (۸)

ترجمہ:

"لوگوں سنو کہ حج کو اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیا ہے یہ ہر مالدار پر فرض ہے۔ تم اگر یقین کرو تو حج تمام گناہوں کو ایسے پاک کر دیتا ہے جسے کسی بچے کو ابھی ابھی اُسکے ماں نے جنا ہو۔ یہ دنیا کی زندگی تو صرف چار دن کی ہے اور اگر تم نے حج نہیں کیا تو اگلے جہاں میں تمہیں شرمندگی ہوگی"۔

مولانا عبدالمجید چوتوئی ایک بہت بڑے عالم دین اور مفسر تھے۔ دینی علم انہوں نے باقاعدہ مدرسوں اور اپنے وقت کے بڑے بڑے علماء کرام سے حاصل کیا تھا۔ اس زمانے میں بہت سے ایسے مُلا تھے جو کم علم تھے لوگوں کو گمراہ کرتے تھے اس قسم کے ملاوں سے انہوں نے لوگوں کو ہوشیار کیا ہے۔ ایک جگہ مولانا کہتے ہیں۔

نیم مُلاتے اف شریعت آن خبر
اونوشتہ یادکیک کسب وہنر
خوانیرہ یاعشق نقلات ناکتاب
او حقیقت آر سینگتو مس خراب
گر حقیقت آن خبر اومسکہ
او شریعت آئے مستحکم مسکہ
نے خُداتس علم عمل کرباصفا
خوش مرے نے آن خُدا او مصطفی (۹)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

ترجمہ: "نیم مُلا شریعت سے بے خبر ہے، اُس نے اس پیشے کو ایک ہنر بنایا ہے۔ وہ صرف نقلیات کی چند کتابیں پڑھتے ہیں۔ اگر اسے حقیقت کا پتہ ہوتا تو وہ شریعت پر مستحکم ہوتا۔ اگر اللہ نے تمہیں علم دیا ہے تو اس پر پورا عمل کرو تاکہ تم سے اللہ اور اسکا رسول ﷺ خوش ہو جائیں"۔

اسی طرح مولانا عبدالمجید چوتوئی نے اپنی دینی شاعری کے زریعے لوگوں کو تمام دینی اور فقہی مسائل سے آگا کیا حتیٰ کہ عوتوں کے مسائل کو بھی زیر بحث لایا ہے جو اس سے پہلے کسی دوسرے شاعر نے نہیں لائے ہیں۔

مولانا عبدالمجید چوتوئی کی عشقیہ شاعری

عشق انسان کو شاعر بنا دیتا ہے چاہے وہ عشقِ حقیقی ہو یا عشقِ مجازی۔ مولانا عبدالمجید چوتوئی اپنی شاعری میں ہمیں اکثر عشق حقیقی میں ڈوبے نظر آتے ہیں۔ لیکن اُن کے دو کتابوں "جوش حبیب" اور "مفرح القلوب" میں ہمیں عشقیہ شاعری نظر آتی ہے۔ آپ کے غزلیات کے دیوان "جوش حبیب" میں ہمیں کافی عشقیہ غزلیں ملتی ہیں۔ مولانا عبدالمجید چوتوئی کے کلام میں صوفیانہ رنگ بھی بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ وہ خود سلسلہ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ایک غزل میں مولانا عبدالمجید چوتوئی کہتے ہیں۔

ہندن ہنین اُس دِلبر نا مٹ شانِ خبیر
داغمزدہ غاشانی ظلم و جفائ بس کر
اُست اف غم آن ناخالی ہیوس در آنا سوالی
مُر کر نقابِ مونان بدرِ مُنیر کہ ظاہر (۱۰)

ترجمہ:

"اے دلبر تو اس قدر خوبصورت ہے کہ مجھے تجھ جیسا نظر نہیں آتا۔ اب اس غمزدہ پر نظر ڈال کر ظلم بس کرو۔ میرا دل تمہارے یاد سے خالی نہیں میں تو تمہارے در کا سوالی ہوں اپنے چہرے سے نقاب ہٹا کر اپنا چاند جیسا چہرہ مجھ پر ظاہر کرو"۔ ایک دوسری جگہ مولانا کہتے ہیں۔

زُلفاک ناماری خنک نا خُماری
ای نیکہ چاری خن دیر شولک
داڑے بفیسہ ہیت ئس کپیسہ
اُست اے ہُشہ سہ خن دیر شولک

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلّہ

جوڑاک شرابی کلّک آک گلابی
ای اُٹ کبابی خن دیر شولک
نن بھاز ملاسُن مُستان خلاص سُن
نیکن شلاسُن خن دیر شولک (١١)

ترجمہ:

"اے محبوب تمہاری زلفیں سانپ کی طرح اور آنکھیں پر خمار ہیں۔میں تمہارا طلبگار ہوں اور ان آنکھوں سے تمہاری یاد میں آنسو بہہ رہے ہیں۔تم یہاں نہیں آتے اور نہ ہی مجھ سے کوئی بات کرتے ہو صرف میرادل جلاتے ہو۔اسی وجہ سے ان آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔تمہاری آنکھیں شرابی، رخسار گُلابی، میں تیرے فراق میں جل کر کباب ہو گیا ہوں اب ان آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔میں کب سے تمہارے دیدار کا پیاسا ہوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں"۔

مولانا عبدالمجید چوتوئی کی تصانیف

مولانا عبدالمجید چوتوئی اپنے زمانے کے ایک مشہور شاعر تھے۔ان کی زیادہ تر کتابیں نظم میں لکھی ہوئی ہیں کیونکہ نثر سے زیادہ نظم یہاں کے لوگوں میں جلد مقبول عام ہو جاتی تھی۔ آپ کے کتابوں کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

جوش حبیب (آروزئے طیب)
شہد الشفافی نعت خدیجتہ الکبریٰ
مفرح القلوب
گلشن راغبین
تحفتہ الخلیل (حضرت ابراہیم ناقصہ)
شمعتہ القلوب
شعلتہ العشاق۔براہوئی
درالمجیدی (منظوم براہوئی)
غیرت الاسلام حصہ اول (منظوم براہوئی)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلّہ

گلشن راغبین وغزلیات براہوئی

شمع القلوب الاحراق الذنوب

خطبات مجیدی (براہوئی)

ترغیب الجماعت

غیرت الاسلام

جنگ زیتون

تحفتہ الخلیل

ریاض الخیال

غیرت الاسلام (چار حصے)

جوش حبیب

مولانا عبدالمجید چوتوئی کی اس کتاب کو مولانا عبدالباقی درخانی نے ۱۲ شوال ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۷ء کو سردہ اسٹشین سریاب بلوچستان کوئٹہ سے شائع کیا۔کل صفحات ۱۲۰ ہیں۔صفحہ ۱۱۶ تا ۱۱۹ مولانا عبدالباقی کی نظم " در تعریف بزگان اکمل" درج ہے۔

جوش حبیب کو براہوئی شاعری کے پہلے دیوان کا اعزاز حاصل تھا۔ڈاکٹر عبدالرزاق صابر نے اپنے ایک مضمون میں جوش حبیب کو براہوئی زبان کا پہلا دیوان قرار دیا تھا۔(۱۲) لیکن مولوی عبدالحکیم مشوانی کی شاعری کی کتاب "چار باغ" جو کہ ۱۸۸۰ اور ۱۹۰۳ کے درمیان کی تصنیف ہے کے منظر عام پر آنے کے بعد چار باغ کو براہوئی زبان کی شاعری کے پہلے دیوان کا درجہ حاصل ہو گیا۔[۱۳]

جوش حبیب کی ابتداء حمد شریف سے شروع ہوتی ہے۔جس میں مولانا عبدالمجید شرک کے بارے میں کہتے ہیں کہ،

خیال کبو خالق ہم رازق ہم خُدا
مانندِ مثل شریکان ارے پاک خُدا [۱۴]

ترجمہ: "خیال کرو لوگوں کہ خالق، مالک اور رازق سب ایک خُدا ہے، اُس کے ساتھ کوئی شریک نہیں بلکہ وہ ہر قسم کے شرک سے پاک ہے"۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

مولانا عبد المجید چوتوئی کی یہ کتاب جوش حبیب دیوان کے اصول پر مختلف ابواب میں تقسیم ہے جو کہ عربی کے الف با کے ترتیب سے ہیں۔کتاب کا پہلا باب" الف" کا ہے جس میں کل آٹھ غزلیں ہیں۔پہلے غزل کے ایک شعر میں مولانا کہتے ہیں،

ای نیکن سُوالی اُٹ ہر دم خُداغان
بر ک باغ اُستنادا بے دماغا
نابالاد کہ ارے دوست اُست کنادیر
تینا بالا دِ پاش کر دل رُباغا(۱۵)

ترجمہ:

"میں اللہ تعالی سے ہر وقت تمہارا طلبگار ہوں، آجاؤ میرے دل کے باغ میں، تمہیں دیکھنے کے لیے میرا یہ دل بیقرار ہے،اپنے دلرُبا چہرے کا جھلک دیکھا دو۔

"الف کے بعد اگا باب"ب" کا ہے۔اس باب میں کل چار غزلیں ہیں۔اسی باب کے ایک غزل میں اپنے محبوب کے دیدار کا طلبگار عبد المجید چوتوئی اپنے محبوب سے گلہ کرتے ہوئے یوں کہتا ہے،

شاغانُس ہفتاد حجاب بیوس اُٹ عالی جناب
بیوس اُٹ عالی جناب شاغانوس ہفتاد حجاب (۱۶)

ترجمہ:

"تم ستر حجاب کیے ہوئے ہو میں مجبور ہوں عالی جناب، میں مجبور ہوں عالی جناب کیونکہ تم ستر حجاب کیے ہوئے ہو"۔

دُرالمجیدی

مو لانا عبد المجید چوتوئی کی کتابوں میں در المجید ی کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔اس کتاب کو پہلی دفعہ ۱۹۰۷عیسوی ۱۳۲۷ھ میں شائع کیا گیا۔ اسکے کئی ایڈیشن شائع ہوئے ہیں اور آخری ایڈیشن ۱۹۵۸ میں شائع ہوئی جس کے ۱۳۶ صفحات ہیں یہ ایڈیشن مولوی عبد الغفور درخانی تاجر کتب ڈھاڈر کے زیر اہتمام البرٹ پریس کوئٹہ سے طبع ہوئی۔ یہ منظوم کتاب حمد و نعت اور منعبت کے بعد اہم اسلامی عقائد پر مشتمل ہے۔ تخلیق آدم، ملائکہ مقربین، ملک الموت، وقت نزاع، شیطان کا آنا، روح کا جسم خاکی سے پرواز کرنا، مردہ کے لئے آہ ُفغان نہ کرنا۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

مصیبت کے وقت صبر کرنا، منکر نکیر، کراماً کاتبین، صور اسرافیل، میدان حشر اور عذاب دوزخ کے موضوعات پر مبنی یہ کتاب انتہائی دلچسپ اور مقبول عام ہے۔

اس کتاب کے اُنچاس باب ہیں۔ اس کتاب میں دنیا کے بارے میں بھی کافی معلومات دی گئی ہیں جو کہ اس سے پہلے کے کتابوں میں ہمیں نظر نہیں آتی ہیں۔ جگہ جگہ حدیث اور قرآن کے آیات کا بھی ذکر ہے۔ جیسا کہ اس شعر میں مولانا کہتے ہیں۔

حدیث آدار سول ﷺ ناخف کبواے
کسس جمعہ نانن دے ٹی کہوے
خلاص چاودے کیک اللہ عذابان
تیناکاریم تے تینٹ چائک اوجوان (۱۷)

ترجمہ:

"اے لوگوں رسول اللہ ﷺ کے اس حدیث کو غور سے سنو کہ جو بندہ جمعہ کو وفات پا جائے تو وہ اللہ کے عذاب سے بچالیا گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے کاموں کو خوب جانتا ہے"۔

اس کتاب کی ابتداء بھی حمد سے ہوتی ہے۔ حمد میں مولانا عبدالمجید کہتے ہیں کہ۔

سپاس شُکریٔ پابونم خدانا
کہ تِس ایمان دین آ مصطفیٰ نا
شریک اوڑتو کس اف یکتنائِ
ارے خالق نگھبان کُلنائِ
نفع نقصان مرگ ءُ زِندیٔ چانہ
رسینگرہ ہر کس یٔ حکم ٹ خُدانا
ارے خلاق تینے مخلوق چانہ
ارے رزاق تینے مرزوق چانہ (۱۸)

ترجمہ:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

"اے لوگوں اللہ کا بہت بہت شکر ادا کرو کہ اس نے ہمیں آپ ﷺ کا اُمتی بنایا۔ اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے۔ وہ سب کا خالق اور نگہبان ہے۔ نفع نقصان، زندگی اور موت یہ سب اللہ کے حکم سے ملتی ہیں۔ وہ خالق ہے اور ہم لوگ مخلوق وہ رزاق ہے اور ہم لوگ محتاج"۔

اسی طرح حمد کے بعد حضرت محمد ﷺ کے شان مبارک میں نعت ہے۔

محمد ﷺ نا اگر نور متو کہ
پیدا رب توما جہانِ کتو کہ
جہانِ رب کرے نور آن تے پیدا
خدا نا فضل بالکل بازے اوڑا
کہ مس نور آن تے پیدادا جہان کل
تمامی خلقتءُ ہر درختءُ ہر گل
کرے کُلان گچین اودے خداوند
ارے کلان محمد ﷺ نا چا اُستنا بند (۱۹)

ترجمہ:

"اگر محمد ﷺ کا نور نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان تمام جہانوں کو پیدا نہیں کرتے۔ ان تمام جہانوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی وجہ سے پیدا فرمایا۔ آپ ﷺ پر اللہ کا بہت فضل و کرم ہے۔ کہ آپ ﷺ کی وجہ سے یہ تمام خلقت، درخت اور پھول پیدا کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منتخب فرمایا۔ آپ ﷺ ہمارے دلوں کا نور ہیں"۔

مولانا عبدالمجید چوتوئی کی اس کتاب" درالمجیدی" کے کل انچاس ابواب ہیں۔ نعت کے بعد حضور ﷺ کے پیدائش کے حالات و واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح خلفاءِ راشدین، حضرت آدم علیہ اسلام کی خلقت، ملائکہ کی وجود کا بیان کیا گیا ہے

مفرح القلوب براہوئی

اس کتاب کا اصل نام۔"مفرح القلوب فی نعتہ المحبوب المعروف بہ غزلیات" ہے۔ یہ کتاب آسان اور عام فہم انداز میں لکھی گئی ہے۔ کتاب کی ابتداء حمد سے ہوتی ہے۔ اس کتاب "مفرح القلوب" میں ہمیں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

ماخذ تحقیقی مجلہ

خوبصورت شاعری ملتی ہے۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۳۳۴ھ، ۱۹۱۶ء میں شائع ہوئی۔ یہ براہوئی غزلیات کی اولین کتاب ہے۔ اور فارسی طرز پر حروف تہجی کی رعایت سے مرتب کی گئی ہے۔ کل اشعار ۵۸۰ ہیں۔ کہیں کہیں مناجات اور مولود شریف بھی درج ہیں۔(۲۰)(کوثر:۷۴:۱۹۹۷)

کتاب میں ایک جگہ مولانا کہتے ہیں۔

دا کہ پاسہ زیبانگا تا آشنائی مشکل ئَ
پاوہ دوستی آن تفنگ آسان جُدائی مشکل ئِ
ے مجید ناہر کس تو دوستی کننگ مشکل ئِ
ہر دمس دوستی کریس اِلّنگ ان تہ ولدا مشکل ئِ (۲۱)

ترجمہ:

"تم جو کہتے ہو کہ حسن والوں کی آشنائی مشکل ہے۔ مگر میں یہ کہتاہوں کہ دوستی تو آسان ہے مگر انکی جُدائی بہت مشکل ہے۔(مولانا عبدالمجید چوتوئی نے لفظ مے کو اپنی شاعری میں بطور خاص استعمال کیا ہے)۔ مجید کا ہر کسی کے ساتھ دوستی کرنا مشکل ہے مگر ایک دفعہ اس نے دوستی کر لی پھر جُدائی بہت مشکل ہے"۔

شہد الشفا

یہ کتاب بھی اپنے وقت کے مشہور کتابوں میں سے ایک ہے۔اس کتاب میں حضرت محمد ﷺ کی سیرت مبارک کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیاہے اسکے علاوہ اس کتاب میں حضرت خدیجہؓ کی سوانح عمری سے متعلق بھی کافی شعر کئے گئے ہیں۔اس کتاب کو بھی مولانا عبدالمجید چوتوئی نے نہایت دلچسپ منظوم پیرائے میں بیان کیاہے یہ کتاب دوسو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے اور سے ۱۳۵۵ھ میں شائع کی گئی۔

اس کتاب کی ابتداء بھی باقی کتابوں کی طرح حمد سے ہوتی ہے۔حمد میں مولانا عبدالمجید اس طرح دعا گو ہیں۔

لگف اُستا کہ نوروالا چراغ ئَ
کنے ئَ بہشت نانی پاش کہ باغ ئِ
محبت ناپیالہ ئَ نی کرِف نوش

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلّہ

برے اوڑان اُستا عشق نا جوش [۲۲]

ترجمہ:

"اے اللہ میرے دل کے نور والے چراغ کو روشن کر دے اور مجھے بہشت کے باغ کا جلوہ دکھا دے۔ اپنے محبت کا پیالہ مجھے پلادے کہ جس سے میرے دل میں تیرا عشق جوش مارنے لگے"۔

اس کتاب کو مولانا عبدالمجید چوتوئی نے ایک ایسے انداز سے لکھا ہے کہ پڑھنے والا اگر ایک دفعہ پڑھنا شروع کر دے تو کتاب کو ختم کیے بغیر اُسے آرام نہیں آتا ہے اور وہ پڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

شمع القلوب الاحراق الذنوب

نثر و نظم پر مشتمل یہ کتاب خطبات مجیدی کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ کتاب ۱۹ ماہ شوال ۱۳۶۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔ کتاب کے ایک نعت میں مولانا عبدالمجید یوں کہتے ہیں۔

کیوہ ای فریاد ذاری یا نبی آخر زمان
الکُنٹ نا دامُن اَٹ یا نبی آخر زمان
دوست امیدنے آکرینٹ پیرہ نُس نی غوٹنا
نی اریس سر تاج نبی تا یا نبی آخر زمان [۲۳]

ترجمہ:

"اے نبی آخر الزمان ﷺ میں فریاد کر رہا ہوں اور میں نے آپ ﷺ کا دامن پکڑا ہوا ہے۔ میری تمام اُمیدیں آپ ﷺ سے وابسطہ ہیں کیونکہ آپ ﷺ ہی تمام نبیوں کے سر تاج ہیں"۔

اس کتاب میں مولانا نے واقع کربلا کو بڑی خوبصورت انداز میں فارسی میں بیان کیا ہے۔

گلشن راغبین

اس کتاب کو براہوئی ادب میں ایک خاص مقام حاصل ہے کیونکہ اس کتاب میں عورتوں کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۳۶۶ھ ۱۹۴۱ء میں مکمل ہوئی۔ جسے مولوی ابو بکر و مولوی عبدالحئی درخانی نے البرٹ پریس کوئٹہ سے چھپوا کر ڈھاڈر، بلوچستان سے شائع کیا۔ اس کے صفحات ۶۴ ہیں۔ [۲۴]

اس کتاب کی ابتداء بھی حمد سے ہوتی ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

تعریف رب ناپا
رب لائقِ ثناء نا
بشخوک ارے گناہ تا
رحم نا مرے خدایا
خالق نی یک تنائُس
مخلوق نا خُدائُس
ہادی اور ہنمائُس
رحم نا مرے خُدایا (۲۵)

ترجمہ:

"اپنے رب کی تعریف کرو کہ وہ لائق حمد و ثناء ہے۔ وہی گناہوں کے بخشنے والا ہے اے اللہ ہم پر آپ کا رحم و کرم ہو۔ آپ ہی اکیلے سب کے خالق ہیں تمام مخلوقات کا خُدا ہو۔ آپ ہی ہمارے ہادی اور رہنماء ہیں اے اللہ ہم پر آپ کا رحم و کرم ہو"۔

ترغیب الجماعت

مولانا عبد المجید چوتوئی نے ترغیب الجماعت کے نام سے ایک کتاب چھپوائی ہے لیکن کتاب دستیاب نہ ہونے کی بناء پر اس کتاب کے بارے میں صحیح اور مفصل معلومات دستیاب نہیں ہو سکے۔

غیرت اسلام

مولانا عبد المجید چوتوئی کے اس کتاب میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی ہے اور انہیں خواب غفلت سے بیدار ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔ اُن کے اس کتاب کے حوالے سے زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہیں۔

تحفۃ الخلیل

اس کتاب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور تک کے واقعات بیان کیے گیے ہیں۔

تحفتہ الخلیل ۱۹۴۸ء میں چھپی ہے۔ اس میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کے دور سے حضرت محمد ﷺ کے دور تک کے واقعات پیش کیے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

اس کتاب کی ابتداء حمدِ باری تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ حمد کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کے قصّے بیان کیے گیے ہیں۔

بنبو سام مار نوح نا ئس خواجہ غاک
رب کرے اولادتُن کل ئی ہلاک
بادشاہ ئس او دما نمرود لعین
مال لشکر باز کریس اُس بے یقین
مشرق آن تا مغرب اسکان کل جہان
کل ئی تینا حکم نا کرے کیرغان

ترجمہ: ”سنو لوگوں: کہ سام حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کے ساتھ سب کو ہلاک کر دیا۔ اس زمانہ میں نمرود لعین بادشاہ تھا۔ اس کے ساتھ بہت سارا مال و لشکر تھا۔ مشرق سے مغرب تک کے ایک بہت بڑے علاقے کو اُس نے اپنے قبضے میں کیا ہوا تھا“۔

وفات

براہوئی زبان کے عظیم شاعر اور عالم دین مولانا عبدالمجید چوتوئی کا انتقال تقریباً ۶۹ سال کی عمر میں فروری سال ۱۹۳۸ء میں ان کے آبائی گاؤں چوتو میں ہوا۔ آپ کو آپ کے آبائی گاؤں چوتو میں دفن کیا گیا۔ آج بھی بلوچستان کے اکثر علاقوں میں عمر رسیدہ لوگوں کو آپ کے اشعار زبانی یاد ہیں۔

ماحاصل (Conclusion)

بیسویں صدی کے اوائل میں جن لوگوں نے براہوئی ادب میں نئی روایات قائم کیں ان میں کئی نمایاں نام ہیں جیسا کہ مولانا محمد عمر دینپوری، مولانا عبدالحکیم مشوانی، مولانا بنو جان، مولانا عبدالمجید چوتوئی، وغیرہ۔ تاہم مولانا عبدالمجید چوتوئی نے براہوئی شاعری اور براہوئی شاعری میں غزل کو ایک نئی جہت دی جو کہ اس سے پہلے براہوئی شاعری میں نہیں تھی۔ مولانا عبدالمجید چوتوئی کی کلاسیکل شاعری ان کی زندگی میں ہی عوام میں مقبولیت حاصل کر چکی تھی۔ لوگ مولانا عبدالمجید چوتوئی کی شاعری کو شوق سے سنتے اور اُسے یاد رکھتے تھے۔ بلکہ آج بھی پچاس سال سے اوپر کے لوگوں کو مولانا عبدالمجید چوتوئی کے چند اشعار ضرور یاد ہوں گے۔ اُن کی شاعری کا خاص مقصد لوگوں کی اصلاح تھی تاکہ لوگ دین اسلام کے احکامات سے بہرہ ور ہو جائیں۔ لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے جو

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

غلط عقائد اور رسومات لوگوں میں پھیل گئے ہیں اُن سے لوگوں کو روکا جائے۔ اس مقصد کے لیے شاعری ایک ایسا ذریعہ تھا کہ جس کے زریعے وہ اپنا پیغام آسانی سے لوگوں تک پہنچا سکتے تھے۔ مولانا عبد المجید چوتوئی کی شاعری میں ہمیں عشقِ حقیقی جھلکتی نظر آتی ہے۔ ان کی شاعری کی تمام کتابیں اس سے مزین ہیں مگر ان کی کتاب "جوش حبیب" میں ہمیں عشق رسول ﷺ کے اشعار جابجا ملتے ہیں۔ اور جب مولانا سفر حج اور روضہ رسول ﷺ کی دیدار کر کے واپس آتے ہیں تو عشق رسول ﷺ کی شدّت انکی شاعری میں اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

مولانا عبد المجید چوتوئی کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت جو انھیں دوسرے براہوئی شعراء سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اُن کی شاعری خالص عوامی لب و لہجہ میں ہے۔ حتی کے دینی احکامات، واقعات اور دوسرے پند و نصائح کو بیان کرتے ہوئے مولانا نے اس بات کی حتی الامکان کوشش کی ہے کہ الفاظ عام فہم اور سادہ ہوں تاکہ لوگوں کو اُن کا پیغام آسانی سے سمجھ آسکے اور وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے کیونکہ جو مقبولیت اور پذیرائی مولانا عبد المجید چوتوئی کی شاعری کو اُس زمانے میں ملی وہ ان کے بعد کے شعراء حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ دوسری طرف مولانا عبد المجید چوتوئی اور مکتبہ درخانی کے علماء کے کوششوں سے لوگ عیسائی مبلغین کے چالوں سے باخبر ہوگئے۔ عیسائی پادریوں کی مسلسل تبلیغ کے باوجود کسی بھی بلوچ کا عقیدہ خراب نہیں ہوا بلکہ مولانا عبد المجید چوتوئی اور دوسرے علماء کے کوششوں سے لوگ دین اسلام کے احکامات سے باخبر ہوگئے۔ مولانا عبد المجید کے پُر اثر اشعار اس قدر مقبولیت حاصل کر گئے کہ لوگ بے ساختہ اُن کے اشعار پڑھتے انھیں یاد رکھتے تھے۔

مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ آج مولانا عبد المجید چوتوئی کی کتابیں بالکل ناپید ہو چکی ہیں۔ مولانا عبد الباقی درخانی کے دور تک تو اُن کی کتابیں باقاعدگی سے چھپتی تھیں۔ لیکن اُن کے بعد مکتبہ درخانی بھی تقریباً بند ہو گیا۔ اُن کی اکثر کتابیں اُن کے گھر والوں کے ساتھ موجود ہیں لیکن عام لوگوں کی دسترس سے دور ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مولانا عبد المجید چوتوئی سمیت مکتبہ درخانی کی جتنی بھی کتابیں دستیاب ہیں اُنھیں پر سے چھاپا جائے۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ ذمہ داری براہوئی اکیڈمی اور براہوئی ادبی سوسائیٹی کی بنتی ہے۔ جو سالانہ مختلف علماء و شعراء جیسا کہ مولانا محمد عمر دینپوری، مولانا، بنو جان، مولانا عبد المجید چوتوئی، مولانا محمد اسماعیل وغیرہ کی کم از کم ایک ایک کتاب سالانہ چھپوایا کریں بھی تو کچھ ہی سالوں میں یہ کتابیں دوبارہ سے لوگوں کی رسائی میں آجائیں گئ وگرنہ کچھ وقت کے بعد ان میں اکثر نایاب کُتب ناپید ہو کر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائیں گی۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04
ماخذ تحقیقی مجلہ

حوالہ جات

۱۔ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی، "بلوچستان میں دینی ادب" (غیر مطبوعہ پی، ایچ، ڈی مقالہ)۔۱۹۸۸

۲۔ عبدالقیوم بیدار، ،"براہوئی ادب ایک جائزہ ،دونامور ہستیاں، خدائے رحیم خادم" براہوئی ادبی سوسائٹی، کوئٹہ ۱۹۸۶ص ۱۳۲

۳۔ ایضا۔ ص۔ ۱۲۵

۴۔عبدالرحمان براہوئی،،"قدیم براہوئی شعراء حصہ اول" براہوئی اکادمی، کوئٹہ۔۱۹۶۸۔ ص، ۶۱

۵۔عبدالقیوم بیدار، "عبدالمجید چوتوئی، شخصیت وشاعری" براہوئی ادبی سوسائٹی، کوئٹہ۔۱۹۸۳۔ ص، ۲۶

۶۔ ایضا، ص ۲۷

۷۔ ایضا، ص ۲۷

۸۔ ایضا، ص ۲۹

۹۔ ایضا، ص ۳۲

۱۰۔ ایضا، ص ۳۷

۱۱۔ ایضا، ص ۴۳

۱۲۔عبدالرزاق صابر، " جوش حبیب "ماہنامہ حوال، خضدار، نومبر۔۱۹۷۸، ص۔ ۳۹

۱۳۔ ملاعبدالحکیم مشوانی، " چارباغ" براہوئی ادبی سوسائیٹی، کوئٹہ ،مارچ، ۲۰۰۲ص۔۱۱

۱۴۔عبدالمجید، چوتوئی، "جوشِ حبیب آرزوئِ طبیب "مکتبہ عبدالناقی درخانی، ڈھاڈر، ۱۹۳۷ص۔ ۲

۱۵۔ ایضا۔ ص۔ ۵

۱۶۔ ایضا۔ ص۔ ۲۶

۱۷۔ عبدالقیوم بیدار، "عبدالمجید چوتوئی، شخصیت وشاعری" براہوئی ادبی سوسائٹی، کوئٹہ۔ ۱۹۸۳ص۔ ۶۸

۱۸۔ ایضا۔ ص۔ ۶۴

۱۹۔ ایضا۔ ص۔ ۶۵

۲۰۔ ڈاکٹر انعام الحق کوثر، "سرور کونین کی مہک بلوچستان میں "سیرت اکیڈمی، کوئٹہ۔۱۹۹۷ص۔ ۴۷

۲۱۔عبدالقیوم بیدار، "عبدالمجید چوتوئی، شخصیت وشاعری" براہوئی ادبی سوسائٹی، کوئٹہ۔ ۱۹۸۳ص۔ ۶۲

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-04

۲۲۔ایضاً۔ص۔۷۰

۲۳۔ایضاص۔۸۳

۲۴۔ڈاکٹر انعام الحق کوثر،''سرور کونین کی مہک بلوچستان میں''سیرت اکیڈمی، کوئٹہ۔۱۹۹۷ص۔۴۹

۲۵۔عبدالقیوم بیدار،''عبدالمجید چوتوئی، شخصیت وشاعری''براھوئی ادبی سوسائٹی، کوئٹہ۔۱۹۸۳ص۔۸۹